اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

اللہ اکبر

الفضل

روزنامہ

قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ...

ششماہی ...

سہ ماہی ۱۲/

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ...

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۴ | مورخہ ۲۰ رجب ۱۳۵۵ھ | یوم چہار شنبہ | مطابق ۷ اکتوبر ۱۹۳۶ء | نمبر ۸۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت ابھی ناساز ہے۔ گلے کا درد اور کھانسی کی تکلیف بدستور جاری ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ حضور کو جلد شفا عطا فرمائے۔

صاحبزادہ میاں رفیق احمد کو آج تیز بخار ہے۔ اس کی صحت کے لئے بھی احباب دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین سلمہا اللہ تعالےٰ کو الحمد للہ آج دن بھر بخار نہیں ہوا۔ البتہ اب کہ ۸½ بجے شب کا وقت ہے کچھ حرارت ہوگئی ہے۔ باقی عوارض کچھ کم ہیں۔ اور طبیعت بہ نسبت سابق اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کو بخار اور زکام کی تکلیف بدستور ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وحیٔ الٰہی کی امتیازی خصوصیات

"وہ خدا جو تمام ہستیوں کا علت العلل ہے۔ جیسا کہ اس کا دیدار اعلےٰ درجہ کی لذت کا سرچشمہ ہے ایسا ہی اس کی گفتار بھی لذات کا سرچشمہ ہے۔ اگر ایک کلام انسان سُنے۔ یعنے ایک آواز اس کے دل پر پہونچے اور اس کی زبان پر جاری ہو۔ اور اس کو شبہ باقی رہ جائے۔ کہ شاید یہ شیطانی آواز ہے۔ یا حدیث النفس ہے تو درحقیقت وہ شیطانی آواز ہوگی۔ یا حدیث النفس ہوگی کیونکہ خدا کا کلام جس قوت۔ اور برکت اور روشنی اور تاثیر اور لذت اور خدائی طاقت اور چمکتے ہوئے چہرہ کے ساتھ دل پر نازل ہوتا ہے۔ خود یقین دلا دیتا ہے۔ کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ اور ہرگز مردہ آوازوں سے مشابہت نہیں رکھتا۔ بلکہ اس کے اندر ایک جان ہوتی ہے۔ اور اس کے اندر ایک طاقت ہوتی ہے۔ اور اس کے اندر ایک کشش ہوتی ہے اور اس کے اندر یقین بخشنے کی ایک خاصیت ہوتی ہے۔ اور اس کے اندر ایک لذت ہوتی ہے۔ اور اس کے اندر ایک روشنی ہوتی ہے۔ اور اس کے اندر ایک خارق عادت تجلی ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ذرہ ذرہ وجود پر تصرف کرنے والے ملائک ہوتے ہیں۔ اور علاوہ اس کے اس کے ساتھ خدائی صفات کے اور بہت سے خوارق ہوتے ہیں۔ اس لئے ممکن ہی نہیں ہوتا۔ کہ ایسی وحی کے مورد کے دل میں شبہ پیدا ہو سکے بلکہ وہ شبہ کو کفر سمجھتا ہے۔ اور اگر اس کو کوئی اور معجزہ نہ دیا جائے تو وہ اس وحی کو جو ان صفات پر مشتمل ہے بجائے خود ایک معجزہ قرار دیتا ہے۔ ایسی وحی جس شخص پر نازل ہوتی ہے۔ اس شخص کو خدا کی راہ میں اور خدا کی محبت میں ایسے عاشق زار کی طرح بنا دیتی ہے جو اپنے تئیں صدق وثبات کے کمال کی وجہ سے دیوانہ کی طرح بنا دیتا ہے۔ اس کا یقین اس کے دل کو شہنشاہ کر دیتا ہے۔ وہ میدان کا بہادر اور استغنا کے تخت کا مالک بن جاتا ہے۔" (نزول المسیح)

ایڈیٹر ”الفضل“ کے نام ایک احراری کا نوٹس اور اس کا جواب

۲۷ ستمبر کو ایڈیٹر ”الفضل“ کے نام لالہ لبھا ل اروڑا بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی ایڈووکیٹ سیالکوٹ کی طرف سے ایک رجسٹرڈ نوٹس موصول ہوا۔ جس میں لکھا ہے:۔

میرے مؤکل مسٹر عبداللہ خاں پسر غلام مصطفےٰ آف جیٹھی کے ضلع سیالکوٹ نے بیان کیا ہے۔ کہ روزنامہ الفضل کی ۲۱ ؍جولائی ۳۶ء کی اشاعت میں صفحہ ۱۲ پر ایک خبر شائع کرکے آپ نے اس کی ہتک کی ہے۔ اس نے مجھے مزید کہا ہے۔ کہ آپ کو اطلاع دوں۔ کہ اس کو ”احراری لفنگا“ کہکر اور یہ لکھکر کہ اس نے یا اس کے ساتھیوں نے ٹوکے کا استعمال کیا۔ آپ نے دیدہ دانستہ پبلک میں اس کی توہین کی ہے۔ اور اس طرح اسے ان لوگوں کی نظروں میں جو اسے جانتے ہیں گرایا ہے۔ شاید آپ کو یہ معلوم کرنے میں دلچسپی ہو۔ کہ مقدمہ جھوٹا تھا۔ اور عدالت نے میرے موکل کو بری کر دیا ہے۔ آپ کی تحریر کے باعث خصوصاً ضلع سیالکوٹ میں میرے موکل کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ اگرچہ میرا موکل آپ سے بہت بڑے ہرجانہ کا مطالبہ کرسکتا ہے۔ اور آپ پر فوجداری نالش کرنیکا اسے حق ہے۔ لیکن وہ اس بات سے مطمئن ہو جائیگا۔ اگر آپ غیر مشروط طور پر معافی مانگ لیں۔ اور اس معافی کو اپنے اخبار میں کسی نمایاں جگہ پر شائع کر دیں۔ اگر آپ ایک ہفتہ کے اندر ایسا نہ کرینگے۔ تو میرا موکل مناسب قانونی چارہ جوئی کرنے پر مجبور ہوگا۔

۲۵ ستمبر ۳۶ء لبھا ل اروڑہ۔ ایڈووکیٹ سیالکوٹ۔

ایڈیٹر الفضل کی طرف سے جناب شیخ بشیر احمد صاحب بی۔اے (آنرز) ایل ایل۔بی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور نے اس نوٹس کا آج (۵ ؍اکتوبر) کو جو جواب بھیجا ہے اس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

میرے موکل منشی غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل قادیان نے مجھے ہدایت کی ہے۔ کہ میں اس نوٹس کا جواب دوں۔ جو آپ نے اپنے موکل مسٹر عبداللہ خاں پسر غلام مصطفےٰ آف جیٹھی کے ضلع سیالکوٹ کی ہدایات کے ماتحت انہیں دیا ہے۔

اس تحریر میں جس پر آپ کے موکل کو اعتراض ہے۔ کسی کا نام مذکور نہیں۔ اور وہ صرف ایک خبر کی صورت میں ان کالموں میں درج کی گئی ہے۔ جو خبروں کے لئے مخصوص ہیں۔ وہی خبر روزنامہ ”پرتاپ“ کی ۲۰ ؍جولائی ۱۹۳۶ء کی اشاعت میں درج ہوئی ہے۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ آپ کا موکل کس طرح ان افراد سے اپنی مماثلت قائم کر رہا ہے جن کی طرف الفضل میں اشارہ کیا گیا ہے مجھے یہ کہنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ کہ لفظ ”احراری لفنگا“ یا اس بات کے ذکر کا انتساب کہ ٹوکا استعمال کیا گیا۔ اصلی مجرم یا مجرموں کی طرف ہوتا ہے۔ نہ کسی ایسے شخص کی طرف جس پر قانونی طور پر جرم عائد نہ ہوا ہو۔

ان حالات میں ایک ایسی خبر کی تردید شائع کرنا جو کبھی شائع ہی نہیں کی گئی مضحکہ خیز بات ہوگی۔ اور میرا موکل اس قسم کی کوئی تردید اپنے اخبار میں شائع کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ان حالات میں معذرت کا سوال بالکل بے معنی ہے۔ آپ کا موکل شاید ان لوگوں کے خلاف جنہوں نے اس پر جھوٹا مقدمہ بنایا ہو۔ چارہ جوئی کرسکے۔ لیکن میرے موکل کے خلاف جس نے کسی شخص کا نام نہیں لیا۔ ایسا نہیں کرسکتا۔ میرا اغلب خیال یہ ہے۔ کہ عدالت نے اس مقدمہ میں یہ نتیجہ نہیں نکالا۔ کہ زخم خود لگائے گئے ہیں۔ یا یہ کہ مقدمہ فرضی طور پر بنایا گیا ہے۔

مجھے یہ کہنے کی بھی ہدایت کی گئی ہے۔ کہ اگر آپ کا موکل میرے موکل کے خلاف بغرض ایذا رسانی کوئی قانونی کارروائی کریگا۔ تو علاوہ اور قانونی چارہ جوئی کے ۲۴

مہت پور میں چار روزہ شاندار مناظرہ

الحمد للہ کہ مناظرہ مہت پور بڑی خوش اسلوبی اور احسن انتظام کے ماتحت اختتام پذیر ہوا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے ابوالعطاء مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری اور شیعہ اصحاب کی طرف سے مرزا یوسف حسن صاحب مناظر تھے۔ مضامین مناظرہ مہدویت حضرت مرزا صاحب علیہ السلام۔ متعہ۔ ختم نبوت۔ کی حقیقت۔ تعزیہ داری تھے پہلے روز کے مناظرہ کے بعد پبلک کی درخواست پر فریقین کے نمائندوں نے اس امر پر اتفاق کیا۔ کہ آئندہ مدعی کے چار پرچے اور سائل کے تین پرچے ہوں سو پہلے مضمون میں پانچ پرچے اور تیسرے مضمون میں چار پرچے۔ ابوالعطا مولوی اللہ دتا صاحب نے لکھے اور چار پرچے شیعہ مناظر نے اور دوسرے اور چوتھے مضمون میں چار پرچے شیعہ مناظر نے اور مولوی اللہ دتا صاحب نے تین تین پرچے لکھے۔ روزانہ صبح سات بجے سے ایک بجے تک میدان مناظرہ میں ہی ہر دو مناظر پرچے لکھتے تھے۔ اور پھر تین بجے سے سنانے شروع ہوتے تھے۔ پرچے سنانے کے متعلق یہ شرط تھی۔ کہ مناسب تشریح کی جا سکتی ہے۔

ہمارے فاضل مناظر کا مخصوص انداز۔ حوالجات کی بھرمار خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے خاص کامیابی کا باعث ہوئی۔ موافق و مخالف سب کی زبان پر یہی چرچا تھا۔ کہ احمدی مناظر غالب آگیا۔ اور کہ شیعہ مناظر اپنے مذہب سے ہی واقف نہیں ہے۔ اس ہزیمت کی طرف سے پبلک کی توجہ پھیرنے کے لئے موضع خان پور کے اہلحدیث لوگوں نے مناظرہ کا چیلنج دیا۔ جو فوراً منظور کر لیا گیا۔ مناظرہ میں قریباً پانچ صد افراد کی حاضری ہوتی۔ چاروں روز با امن جلسہ ہوتا رہا۔ فریقین کے صدر مولوی دل محمد صاحب فاضل و سید محبوب شاہ صاحب تھے۔ چوہدری عبدالکریم صاحب اور تھانیدار علاقہ کا انتظام جلسہ میں خاص دخل تھا۔ ہم منتظمین جلسہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں:۔ (نامہ نگار)

خریداران الحکم کو اطلاع

الحکم کے خریداروں کو معلوم ہوگا۔ کہ میں گذشتہ ایک سال سے بیمار چلا آتا ہوں اسی بیماری کی وجہ سے میں پنجاب سے باہر دکن بغرض تبدیلی آب و ہوا و علاج چلا گیا تھا۔ میری غیر حاضری میں اخبار کی اشاعت میں تعویق ہوگئی۔ اور پرچہ احباب تک نہ پہونچ سکا۔ یہاں آنے پر دیکھا۔ کہ اخبار کا ایل نمبر ضبط ہو چکا ہے۔ اس لئے دوبارہ کوشش کرنی پڑی۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ نمبر مل گیا ہے۔ اس لئے میں تمام خریداصاحبان کی خدمت میں بذریعہ اخبار الفضل یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ ۱۴ ؍اکتوبر ۱۹۳۶ء کو انشاء اللہ الحکم شائع ہو کر آپ کی خدمت میں پہونچ جائیگا۔ ازراہ کرم جن کے ذمہ الحکم کا کچھ بھی بقایا ہے۔ وہ بھیجدیں۔ تاکہ مالی تنگی میرے لئے روک نہ بن سکے۔

(محمود احمد عرفانی۔ ایڈیٹر الحکم۔ قادیان)

۲۴ جو میرا موکل اس پر کرسکے گا۔ ایذا رسانی کی تلافی کے لئے ہرجانہ کی نالش بھی کی جائے گی۔

مجھے یقین ہے۔ آپ براہ مہربانی اپنے موکل کو اس کے قیاسات کی عدم حقیقت اور اس اقدام کی غیر معقولیت سے جسکے ارتکاب کا اسے خیال پیدا ہوا ہے۔ آگاہ کر دینگے:۔

۵ ؍اکتوبر ۱۹۳۶ء (شیخ) بشیر احمد۔ ایڈووکیٹ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ رجب ۱۳۵۵ھ

اچھوتوں کے متعلق ہندوؤں کا افسوسناک رویہ

اچھوت اقوام میں بیداری کی جو رَو پیدا ہوئی ہے۔ اسے روکنے کے لئے اور ان لوگوں کے گلے میں طوق مذلت ڈالے رکھنے کے لئے متعصب۔ اور تنگدل ہندو جو عجیب وغریب چالیں چل رہے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بعض ایسے اچھوتوں کو آلۂ کار بنا کر جو ان کے مقروض ہیں۔ یا ان کے دستِ نگر ہیں اور جنہیں وہ مصائب ومشکلات میں مبتلا کر سکتے ہیں۔ ان سے مختلف مقامات میں جلسے منعقد کرا کر اس قسم کے اعلانات کراتے رہتے ہیں۔ کہ ہم اپنا سابق مذہب تبدیل کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ گویا وہ یہ چاہتے ہیں۔ کہ جس ذلت ونکبت میں دقیانوسی خیالات کے ہندوؤں نے انہیں ڈال رکھا ہے۔ اسی میں پڑے رہنے پر رضامند ہیں۔ مگر یہ صاف بات ہے کہ کوئی معمولی عقل وسمجھ کا انسان بھی سوائے اس کے کہ وہ مجبور ہو۔ اور سمجھتا ہو۔ کہ وہ کچھ کر نہیں سکتا۔ کبھی اپنی مرضی سے اس حالت میں رہنا گوارا نہیں کر سکتا۔ جو ناپاک سے ناپاک حیوانوں سے بھی بدتر ہے :۔

پھر یہی نہیں۔ کہ اچھوتوں سے اس قسم کے اعلانات کرائے جا رہے ہیں۔ بلکہ انہیں اس بات کے لئے بھی تیار کیا جا رہا ہے۔ کہ ان کی اپنی قوم کے جو لوگ ان کی بہتری اور بھلائی کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ ان کی تحقیر وتذلیل کریں۔ چونکہ امید کی جاتی ہے۔ کہ اچھوت اقوام کے مشہور لیڈر ڈاکٹر امبیدکار عنقریب پنجاب میں مسلمانوں کی طرف سے منعقد ہونے والی اچھوت ادھار کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے آنے والے ہیں اس لئے فتنہ پرداز ہندوؤں کی طرف سے بعض ناسمجھ اور عاقبت نااندیش اچھوتوں کو آمادہ کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ اس فعل شنیع کے مرتکب ہوں۔ جسے کوئی شریف انسان اپنے دشمن کے لئے بھی پسند نہیں کرتا۔ چہ جائیکہ اپنی قوم کے ایک نہایت قابل اور دردمند انسان کے لئے اسے روا رکھے۔ اور وہ بھی اس صورت میں جبکہ وہ پنجاب میں مہمان کی حیثیت سے آئے۔ اور کسی ذاتی کام یا ذاتی غرض کے لئے نہیں۔ بلکہ اپنی قوم کی بہتری اور بھلائی کی تلاش وجستجو میں آئے :۔

بہرحال ہندوؤں کی طرف سے اس قسم کے بدارادہ کو عملی جامہ پہنانے کی حوصلہ افزائی پہلے بھی ہو چکی ہے۔ اور اب پھر کی جا رہی ہے۔ چنانچہ "ملاپ" (۳ر اکتوبر) کا بیان ہے۔ کہ "راولپنڈی میں شوالہ ڈونگی کھوئی میں بالمیک منڈل کے زیر اہتمام ایک پبلک جلسہ ہوا جس میں متعدد ہریجن لیکچراروں نے اعلان کیا۔ کہ وہ کبھی ہندو دھرم کو نہیں چھوڑینگے اور کہ وہ ڈاکٹر امبیدکر کی تحریک کے سخت خلاف ہیں۔ سپیکروں نے مزید یہ رائے ظاہر کی۔ کہ کسی مذہب میں بھی مجلسی مساوات نہیں ہے۔ اور کہ تبدیلی مذہب سے وہ منزل مقصود پر نہیں پہونچ سکینگے :۔

مزید یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ ڈاکٹر امبیدکار کا بائیکاٹ کیا جائے۔ کیونکہ اس نے لاہور میں مسلمانوں کی طرف سے منعقد کی جانے والی اچھوت ادھار کانفرنس میں شرکت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پنجاب بھر کے بالمیکوں سے اپیل کی گئی۔ کہ ڈاکٹر امبیدکار جہاں کہیں بھی جائے۔ سیاہ جھنڈیوں سے اس کا استقبال کیا جائے۔

اس فیصلہ کا ایک ایک لفظ بتا رہا ہے۔ کہ یہ اچھوت اقوام کے لوگوں کا نہیں۔ بلکہ ان ہندوؤں کا ہے۔ جو یہ نہیں چاہتے۔ کہ اچھوت ان کے پنجہ ستم سے نکل سکیں۔ ڈاکٹر امبیدکار کا جرم کیا ہے جس کے لئے ایسی سزا تجویز کی گئی ہے۔ یہی کہ انہوں نے اعلٰے تعلیم حاصل کرنے اور عزت نفس کا احساس پیدا ہونے کے بعد جب یہ دیکھا۔ کہ ان کی قوم صدیوں سے ذلت کی زندگی بسر کر رہی ہے اور اس ذلت سے نکلنے کا سوائے اس کے کوئی رستہ نہیں۔ کہ ہندو دھرم کو خیرباد کہدیا جائے۔ تو قوم کی ہمدردی اور خیر خواہی نے انہیں اس بات کے لئے مجبور کیا۔ کہ وہ اپنی اس رائے کا علے الاعلان اظہار کریں۔ اور پھر جہاں تک ان کی ہمت اور سعی میں ہے۔ وہ یہ معلوم کریں۔ کہ کونسا مذہب اچھوتوں کا وہ دلدر دور کر سکتا ہے۔ جس میں ہندو دھرم نے انہیں مبتلا کر رکھا ہے۔ کیا ہی مزے کی بات ہے۔ کہ ڈاکٹر امبیدکار تو باوجود اعلٰے تعلیم وتجربہ کے باوجود ہر مذہب وملت کے لوگوں کے ساتھ تعلقات رکھنے کے۔ اور باوجود ہر مذہب کے متعلق واقفیت حاصل کرنے کی کوشش کرنے کے ابھی تک کسی نتیجہ پر نہ پہونچ سکے۔ اور وہ اسی جستجو میں کبھی کہیں۔ اور کبھی کہیں مارے مارے پھر رہے ہیں لیکن راولپنڈی کے ہریجن جو ذلت ونکبت کی مونہہ بولتی تصویریں ہیں جنہیں کسی تعلیم یافتہ اور مہذب سوسائٹی کے قریب تک پھٹکنے کا کبھی موقعہ نہیں ملا۔ جو اتنا بھی نہیں جانتے۔ کہ مختلف مذاہب کے موٹے موٹے اصول کیا ہیں۔ اور جنہیں یہ بھی علم نہیں۔ کہ ہندو دھرم کس چیز کا نام ہے۔ وہ ایک جلسہ کر کے جھٹ اس نتیجہ پر پہونچ جاتے ہیں کہ "کسی مذہب میں بھی مساوات نہیں ہے"! اور یہ کہ" وہ کبھی بھی ہندو دھرم کو نہیں چھوڑیں گے"!

اگر راولپنڈی کے ہریجن اتنے ہی روشن دماغ ہو گئے ہیں۔ تو وہ جو چاہیں۔ فیصلہ کریں۔ کوئی انہیں مجبور نہیں کر سکتا۔ کہ ذلت کے جس گڑھے میں ہندو دھرم نے انہیں گرا رکھا ہے اس سے باہر نکل آئیں۔ مگر ان کے متعلق جو یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ وہ ڈاکٹر امبیدکار کی ہتک کرنے کے لئے سیاہ جھنڈیوں سے ان کا استقبال کریں گے یہ اگر صحیح ہے۔ تو اس سے تو ثابت ہوتا ہے۔ کہ رہی سہی انسانیت کو بھی انہوں نے ہندوؤں کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے۔ اپنے گھر آنے والے معزز مہمان سے اس قسم کا سلوک کرنے کا خیال بھی اگر ان کے دماغ میں کبھی گزرا ہے۔ تو وہ سمجھ لیں۔ کہ موجودہ حالت سے بھی بدتر حالت ان کا بڑی بے تابی سے انتظار کر رہی ہے۔ لیکن اگر یہ تجویز ہندوؤں کے دماغ سے نکلی ہے اور خواہ مخواہ ان کی طرف منسوب کی گئی ہے۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ بڑے زور سے اس کی تردید کریں۔ اور ثابت کر دیں۔ کہ اپنے لیڈروں کی تعظیم۔ اور ان کے احکام کی تعمیل کے متعلق اس گئی گزری حالت میں بھی ان کی جو قابل تعریف روایات مشہور ہیں۔ وہ اب بھی زندہ ہیں۔ اور زندہ رہیں گی :۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ اچھوت اقوام کو آپس میں لڑانے کی کوشش محض اس لئے کی جا رہی ہے۔ کہ ان میں جو زندگی کی علامات نظر آ رہی ہیں۔ وہ مٹ جائیں۔ لیکن اب یہ ہندوؤں کے بس کی بات نہیں۔ اور وہ بھی خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ چنانچہ اخبار "آریہ مسافر" (۴ر اکتوبر) لکھتا ہے:۔

"جب سے ڈاکٹر امبیدکار نے ہندو دھرم کے چھوڑنے کے ارادہ کا اعلان کیا ہے۔ تب سے دلت جاتیوں کے کچھ حصوں میں ہلچل سی مچ گئی ہے اور وہ سوشل اور پولیٹکل حقوق کی پراپتی کے لئے اپنے دھرم کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں :۔

نماز سے متعلق ضروری مسائل

(از حضرت میر محمد اسحاق صاحب)

۷۔ جماعت میں شرکت کا طریق

ایک شخص مسجد میں اس وقت پہنچتا ہے۔ جب امام سجدہ میں ہوتا ہے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ صف میں کھڑا ہو کر پہلے اللہ اکبر کہکر ہاتھ باندھے۔ اور پھر اللہ اکبر کہکر ہاتھ کھولکر سجدہ میں جائے۔ یعنی جس رکن میں بھی امام ہو۔ اس رکن میں پیچھے سے ملنے والا مقتدی براہ راست نہیں شامل ہو سکتا۔ بلکہ پہلے کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہکر ہاتھ باندھکر۔ اور پھر تکبیر کہکر ہاتھ کھول کر اس رکن میں چلا جائے۔ جس میں امام ہو۔ لیکن بعض لوگ ناواقفیت سے بغیر اللہ اکبر کہکر ہاتھ باندھنے اور پھر نماز میں شریک ہو کر کسی اور رکن کی طرف جانے کی بجائے براہ راست سجدے اس رکن میں شریک ہو جاتے ہیں۔ ایسا کرنا درست نہیں۔

۸۔ ہاتھ باندھنے کا طریق

نماز میں ہاتھ باندھنے کے متعلق صحیح طریق یہ ہے۔ کہ دونوں ہاتھ سینہ پر باندھے جائیں۔ نہ کہ ناف پر یا زیر ناف اور دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر ہو۔ اس طرح پر کہ دائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں ہاتھ کی کہنی تک پہونچتی ہوں۔ کہنی سے اوپر بازو تک نہ پہونچیں لیکن ہماری جماعت میں سے بہت سے ناواقف دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی کہنی کے اوپر یعنی بازو کو پکڑ لیتے ہیں۔ گویا کشتی میں پہلوان خم ٹھونک رہا ہے۔ یہ صحیح طریق نہیں۔ بلکہ صحیح طریق یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی جو سب سے لمبی ہوتی ہے۔ وہ بائیں ہاتھ کی کہنی تک پہونچے۔ کہنی سے آگے نہ بڑھے

۹۔ سجدہ

سجدہ میں دونوں پاؤں کی انگلیوں کے سرے قبلہ رُخ ہونے چاہئیں۔

۱۰۔ نمازوں میں ترتیب ضروری ہے

زید بارش کے دن مسجد میں ظہر پڑھنے کے لئے جاتا ہے۔ وہاں امام نماز ظہر پڑھا کر نمازیں جمع کرنے کے لئے عصر پڑھانے میں مشغول ہوتا ہے اور زید کو اس بات کا علم ہو جاتا ہے۔ کہ امام عصر کی نماز پڑھا رہا ہے۔ اس صورت میں زید کو چاہیئے۔ کہ وہ صف سے علیحدہ ہو کر اپنے طور پر ظہر کے فرض پڑھے اور پھر عصر کی نماز کے لئے جماعت میں شریک ہو۔ لیکن اگر اس کے ظہر پڑھتے پڑھتے امام عصر بھی ختم کر چکا ہے۔ تو یہ عصر بھی علیحدہ پڑھے غرض نمازوں میں ترتیب ضروری ہے پہلے ظہر اور پھر عصر پڑھے۔ یہی فتویٰ مغرب اور عشا کے متعلق ہے۔

زید بارش کے دن نماز ظہر پڑھنے کے لئے مسجد میں گیا۔ وہاں امام ظہر پڑھا کر عصر کی نماز پڑھا رہا تھا۔ مگر زید کو علم نہ ہوا۔ بلکہ وہ یہی سمجھتا رہا۔ کہ امام ظہر کے فرض پڑھ رہا ہے۔ اس لئے زید بھی جماعت میں شریک ہو گیا۔ مگر سلام پھیرنے پر اسے معلوم ہوا۔ کہ امام نے عصر کی نماز پڑھی ہے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ پہلے ظہر کے چار فرض اپنے طور پر پڑھے اور پھر عصر کی نماز ادا کرے۔ اور وہ نماز جو اس نے ظہر کی امام کے پیچھے پڑھی تھی۔ وہ ثواب کے لحاظ سے موجود مگر فرض کی ادائیگی کے لحاظ سے کالعدم ہوگی۔ کیونکہ یہ ضروری ہے۔ کہ مقتدی امام کے پیچھے وہی نماز پڑھ سکتا ہے۔ جو امام پڑھ رہا ہے یعنی اگر امام عصر پڑھ رہا ہے۔ تو مقتدی ظہر کی نماز کی نیت کرکے اُس کے پیچھے ظہر نہیں پڑھ سکتا۔

۱۱۔ تکبیر نماز

حنفیوں میں یہ مسئلہ ہے۔ کہ جتنے کلمات اذان میں کہے جائیں۔ اتنے ہی نماز شروع کرتے وقت تکبیر کو بھی کہنے چاہئیں۔ اس لئے بعض بعض احمدی بھی ایسا کرتے ہیں۔ مگر صحیح طریق یہ ہے کہ تکبیر کے کلمات اذان کی نسبت اکہرے کہے جائیں۔ اور جیسا کہ صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ تکبیر کے الفاظ یہ ہیں۔

اللہ اکبر اللہ اکبر۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ۔ اشہد ان محمد رسول اللہ۔ حی علی الصلوٰۃ۔ حی علی الفلاح۔ قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ۔ اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ۔

چندہ تحریک جدید کے متعلق حضرت امیر المومنین کا ارشاد

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱ ستمبر کے خطبہ جمعہ میں ان جماعتوں کے لئے جن کے وعدے میں سے گزشتہ مہینوں کی قسطیں باقی ہیں یا گزشتہ کسی ماہ میں سالم رقم چندہ تحریک جدید ادا کرنیکا وعدہ تھا۔ مگر ادا نہیں کر سکے۔ یہ ارشاد فرمایا تھا۔ کہ

"میں ان جماعتوں کو ستمبر تک کی مہلت دیتا ہوں۔ کہ وہ ستمبر تک اپنے بقائے پورے کرنے کی کوشش کریں۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ سارے دوست ہی ستمبر تک بقائے ادا کریں۔ کیونکہ مہلتیں بعض کی نومبر تک بعض کی جنوری تک اور بعض کی اس سے بھی بعد تک کی ہیں۔ لیکن بہرحال جس حد تک حصہ ان کی طرف سے اس وقت تک پہونچ جانا چاہیئے۔ اپنی اپنی رقم کے مطابق وہ اس کو ضرور پورا کرنے کی کوشش کریں۔ ورنہ اطلاع دیں۔ کہ کیوں وہ اس وعدہ کو پورا کرنے پر قادر نہیں ہو سکے۔ جو طوعی طور پر انہوں نے کیا تھا۔ اور جس کے متعلق کوئی جبر ان پر نہیں کیا گیا تھا"

حضور کے اس ارشاد پر جماعتوں نے چندہ تحریک جدید کے جلد بھیجنے کی کوشش کی ہے۔ تاہم بعض جماعتیں اور افراد ایسے ہیں۔ کہ ان کو مزید توجہ کی ضرورت ہے۔ جن جماعتوں کے بقائے ۳۳ فی صدی سے زائد ہیں۔ (ایسی لسٹ شائع ہو چکی ہے) یا جن کے بقائے ۳۳ فی صدی سے کم ہیں۔ ان سے گزارش ہے۔ کہ تحریک جدید کے مالی سال کا آخری وقت آگیا ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ یہ تھوڑا سا وقت بھی ان کی غفلت میں گزر جائے۔ اور وہ اس تبلیغی جنگ میں شامل ہونے سے محروم رہ جائیں۔ حضور کا ارشاد یہ ہے۔

"احباب کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ جلد سے جلد تحریک جدید کا چندہ ادا ہو۔ سال کے آخر تک نہ رہنا چاہیئے۔ اس کا بقایا تو ایسا ہی شرمناک ہے۔ جیسی کہ ناک کٹ گئی۔ کیونکہ اس امر کے متعلق بار بار کہا گیا ہے۔ کہ جس نے جس قدر ادا کرنا ہو۔ اسی قدر وعدہ لکھائے۔ وعدہ لکھانے یا نہ لکھانے کا اسے اختیار ہے۔ پس جن لوگوں نے اس قدر احتیاط کے بعد چندہ لکھوایا ہو۔ اگر وہ سستی کریں۔ تو انتہا درجہ کی غفلت پر یہ امر دلالت کرے گا۔ پس دوست تحریک جدید کے چندے سب کے سب پورے کریں۔ اور جلد سے جلد پورا کریں۔ سوائے اشد مجبوری کے سال تک انتظار نہ کریں۔

چونکہ وقت بالکل تھوڑا رہ گیا ہے۔ اب جماعتوں اور افراد کو چندہ تحریک جدید کا وعدہ ۳۰ نومبر سے پہلے پورا کر دینا چاہیئے۔ سوائے ان کے جن کے وعدے دسمبر یا جنوری یا اس کے بعد کے ہیں۔ خصوصاً مجلس مشاورت کے نمائندوں کو اس طرف توجہ کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ نمائندگان کے لئے حضور ارشاد فرما چکے ہیں۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان)

تاثراتِ عرفانی

بآں گروہ کہ از ساغرِ وفا مستند — زما پیام رسانید ہر کجا ہستند

جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کے قلم سے

کچھ عرصہ سے "الفضل" میں ایک سلسلۂ مضامین "ذکر و فکر" کے عنوان سے شروع ہے جس کی ابتدا میرے واجب الاحترام بھائی ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے کی۔ حضرت ڈاکٹر صاحب سلسلۂ عالیہ احمدیہ کے صوفیوں میں ایک ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آغوشِ تربیت میں ایک علمی زندگی حاصل کی ہے۔ ان کی رُوح میں بالیدگی اور قوتِ پرواز کا ایک جذبہ ہے۔ لیکن مجھے تعجب ہوا۔ کہ انہوں نے ذکر و فکر کے عنوان سے ایک ایسا سلسلۂ مضامین (باستثنائے بعض) شروع کیا۔ جو گو جماعت میں اجتہادی قوت پیدا کرنے کا ایک محرک ہو۔ لیکن آنے والی نسلیں یہ خیال کریں گی۔ کہ کن امور پر حضرت سلطان القلم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت قرنِ اول میں طبع آزمائی کرتی رہی۔

مکانات کے نام کے متعلق تحریک ایسی اہم نہ تھی۔ کہ اسے "الفضل" میں دیا جاتا۔ یہ ایک تمدنی اصلاح بڑھتی ہوئی آبادی میں کسی دوسرے رنگ میں ہو سکتی تھی۔ مکانات کی تلاش میں دقت کا انسداد مکانات کے نمبروں سے بھی ہو سکتا ہے۔ پھر اسی سلسلہ میں ایک شعبہ مکانات کے اسماء کے متعلق خصوصیات کا پیدا ہو گیا۔ اور میرے محترم بھائی میر محمد اسحاق صاحب نے اپنا مقالہ لکھا۔ پھر اسی سلسلہ میں واجب الاحترام ڈاکٹر صاحب نے "فرنی اور فالودہ" پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ جس کا ایک پہلو یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ بعض کھانوں کو جو حلال ہیں۔ عملاً حرام قرار دے دیا جائے۔ گو ان کا یہ منشا نہیں۔ پھر اسی سلسلہ میں ایک بحث حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے نام کے متعلق تھی۔ کہ ان کو صحابہ کہا جائے۔ یا رفیق۔ یا بعض دوسرے ناموں سے خطاب کیا جائے۔ پھر مسجد اقصےٰ کی بحث چھیڑ دی گئی۔ باوجود حضرت ڈاکٹر صاحب کے احترام کے جو میرے دل میں ہے میں اپنے تاثرات کے اظہار سے رُک نہیں سکتا۔ میں اس بحث کو تشحیذ الاذہان کا ذریعہ تو کہہ سکتا ہوں۔ مگر میں اسے اس مقصدِ عالی سے دُور سمجھتا ہوں۔ جو ہمارے زیرِ نظر رہنا چاہیئے۔ ہمارے مقاصد میں دو ہی باتیں ہیں۔ تزکیۂ نفس۔ اور سلسلہ کے لئے انتہائی قربانی۔ اب بتایئے۔ کہ مکانات کے اسماء کی بحث کو ان دونوں باتوں سے کیا تعلق ہے؟ فرنی اور فالودہ پر بحث کس مقصد کو پورا کرے گی۔ البتہ ادارہ "الفضل" نے صحابۂ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق جو مضمون شائع کیا ہے وہ ایک حقیقت ہے۔ اور کچھ شک نہیں ادارۂ الفضل کے جس رکن نے اس کو ترتیب دیا ہے۔ اس نے قابلِ تعریف اور لائقِ شکر گزاری محنت کی ہے۔ اس کا ایک ایک لفظ صداقت کی شان رکھتا ہے۔ مسجد مبارک کے متعلق حضرت ڈاکٹر صاحب کو اپنے مقالہ کو مجوّز کرنا چاہیئے۔ اور اپنی زندگی میں اس مجوزہ کو شائع کر دینا ضروری ہے۔ مسجد مبارک کی توسیع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی وسّع مکانک کے ذیل میں ہے۔ اس سلسلہ میں سید محبوب عالم صاحب نے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں ایک قابلِ احترام علمی زندگی کا نمونہ ہیں۔ بلکہ میں تو ایسے لوگوں کو شہدائے سلسلہ میں سمجھتا ہوں۔ قابلِ قدر مضمون لکھ کر جماعت کے واجب الاحترام علماء کی فرو گزاشت کا فرض کفایہ ادا کر دیا۔ قاضی عبد السلام صاحب نے بھی اتمامِ حجت کے لئے اچھا نوٹ لکھ دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے بڑی مسجد کو مسجد اقصےٰ کہا جاتا ہے۔ اور منارۃ المسیح نے اس کی توثیق کر دی یہ کوئی بحث کی چیز نہیں۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے بعض امور میں حضرت میر صاحب سے اختلاف کر کے حق پژوہی کی ایک نظیر قائم کر دی ہے۔ "الفضل" میں ایسے مضامین کی ضرورت ہے۔ جیسے حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے نماز کے متعلق لکھی ہے۔ اس قسم کے مضامین جماعت کی عملی اصلاح اور تربیت کے محرک ہوتے ہیں۔ میر صاحب نے جماعت کے اہلِ قلم لوگوں کو مضامین لکھنے کی بھی تحریک فرمائی ہے۔ خدا کرے۔ کہ یہ آواز سننے والے کانوں پر پڑے۔ ورنہ:-

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

حضرت مخدوم الملۃ مولانا عبد الکریم رضی اللہ عنہ اپنی گوناگوں دینی مصروفیتوں اور علالتِ مستمرہ کے باوجود "الحکم" میں ہر ہفتہ بیش قیمت مضامین لکھتے تھے۔ مگر اب ہمارے علماء کی جو جماعت ہے۔ ان میں سے مولوی ابوالعطاء صاحب جیسے نوجوانوں کو مستثنےٰ کر کے مجھے افسوس ہوتا ہے۔ کہ سلطان القلم کے دامن سے وابستہ ہونے کے باوجود قلم در کفِ دشمن کو دیکھتے ہوئے بھی انہیں جوش نہیں پیدا ہوتا۔ میں نے ہر چند چاہا۔ کہ یہ بزرگ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت پر مضامین لکھیں۔ مگر بعض نے وعدہ کر کے پانچ پانچ سال تک بھی نہ لکھا۔ اب اگر وہ الفضل کے لئے لکھنا شروع کر دیں۔ تو میں اسے تلافئ مافات سمجھوں گا۔

اسی سلسلۂ مضامین میں حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بازوؤں (الحکم و بدر) کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ بدر فوت ہو چکا ہے۔ اور الحکم بیمار اور بڈھا ہو گیا۔ پھر بڈھے عرفانی سے چاہا ہے۔ کہ الحکم کے قیام کے لوازم پر روشنی ڈالیں۔ میں سب سے پہلے عزیز محترم کی اس غلطی کی اصلاح کرنی چاہتا ہوں۔ کہ بدر فوت ہو گیا۔ میں اس جملہ کو سُن ہی نہیں سکتا۔ بدر اور الحکم اپنی ظاہری شکل میں زندہ رہیں یا نہ رہیں لیکن وہ ابدی زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ظاہری وصال پر بھی زندہ ہیں۔ اور یقیناً زندہ ہیں۔ تو آپ کے کلماتِ طیبات کے مبشر آپ پر نازل ہونے والی وحی کے امین آپ کے کارہائے نمایاں کی اشاعت کرنے والے بازو بھی زندہ ہیں۔ اور موت کبھی ان پر قابو نہیں پا سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان دونوں کو اپنا بازو فرمایا۔ اب دوسرا اس خطاب میں شریک نہیں ہو سکتا۔ عملاً ہر اخبار اور ہر تحریر و تقریر اسی ذیل میں آتی رہیگی۔ الفضل کو جو خصوصیت حاصل ہے وہ اپنے رنگ میں بے نظیر ہے۔ اور "الفضل" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان بازوؤں کا حامل ہے کوئی نمبر اس کا ایسا نہیں ہوتا جس میں الحکم یا بدر کے لئے ہوئے شذرات ملفوظات کی ذیل میں نہ ہوں۔ پس جہاں تک فلسفۂ حیات کا تعلق ہے میں ان میں کسی کو مُردہ یا بیمار اور بڈھا نہیں سمجھتا۔ خادم عرفانی اپنی عمر کے سلسلہ میں بڈھا کہلا سکتا ہے۔

لیکن اسے اپنے مولا کے کرم و رحم پر یقین ہے۔ کہ وہ الحکم کی خدمات کے ثمرہ میں اس کی عیب پوشی اور ستاری فرمائے گا۔ اور اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خدام میں جگہ ملیگی اور چونکہ جنت میں سب جوان ہونگے۔ اس لئے اس کا ہر نفس جہاں اسے قبر کے قریب کر رہا ہے۔ وہاں اسے جوان بھی کر رہا ہے۔ الحکم کے ظاہری ضعف کے متعلق میں ایک بات کہنی چاہتا ہوں اس میں میرا قصور نہیں۔ جماعت ذمہ دار ہے۔ اور حضرت امیر المومنین اتمام حجت فرما چکے ہیں۔ جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے۔ میں نے الحکم کے لئے قربانی کی ہے۔ اور میری سب سے بڑی خواہش یہ ہے۔ کہ الحکم جاری رہے۔ میں نے اپنی جسمانی محنت سے کمایا ہوا مال الحکم کے لئے صرف کیا ہے۔ لیکن میری تنہا کوشش کچھ نہیں کر سکتی۔ الحکم کے بقایا داروں میں قادیان کے احباب کی ایک جماعت ہے۔ جو افسوسناک امر ہے۔ عزیز مکرم محمود احمد عرفانی الحکم کی ادارت کے لئے میرا جانشین اور موجب ناز جانشین ہے۔ مگر اس کی ہمت بڑھانے کے لئے اور الحکم کے مالی تفکرات سے نجات دینے کے لئے دوستوں نے کیا کیا ہے۔ میں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے مقالے سمجھتا ہوں۔ کہ انہیں احساس ہے کہ الحکم ایک طاقتور بازو کی حیثیت میں زندہ رہے۔ وہ خدا تعالےٰ کا ایک نشان ہے۔ پس اس کے لئے اگر جماعت احساس کرے۔ اور مخلصین کی ایک جماعت اس کی اعانت اپنا فریضہ سمجھے تو یہ مردہ بیمار تندرست اور بوڑھا جوان ہو سکتا ہے۔ میں اس سے زیادہ کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ مجھے وہ تسلی بخش پیام ہر وقت خوش رکھتا ہے۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے اس کے مکرر اجراء پر دیا۔ زندہ تو ہمیں اپنے مردوں کو بھی زندہ کر لیتی ہیں۔ پس تم زندہ کہلا کر دوسروں کو زندگی کے چشمہ کی طرف لانے کا فرض لیکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بازو کو کمزور اور بڈھا ہونے دوگے؟

یہ ایک سوال ہے جس کا جواب میں نہیں جماعت کو دینا ہوگا۔ اگر قادیان سے ایک سو آدمی اس کی قیمت مقررہ ادا کرنے والے کھڑے ہو جائیں۔ اور سلسلہ کی تمام انجمنیں چھوٹی ہوں یا بڑی۔ اس کی خریداری لازم قرار دے لیں۔ تو الحکم اُسی آن اور شان سے شائع ہو سکتا ہے۔

میں ایک اور امر کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔ اگر غفلت کا یہی رنگ رہا۔ تو صدر انجمن احمدیہ یاد رکھے۔ کہ میں حضرت امیر المومنین کے ایک فیصلہ کی بناء پر تین سو پرچوں کی قیمت کا اس سے مطالبہ کرونگا۔ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی اپیل پیش کر کے بھی ایک رقم کا مطالبہ کرنے میں حق پر ہوں گا

میں اپنی ذات کے لئے کسی سے کچھ نہیں چاہتا۔ میرا محسن مولا ایسے طریقوں سے میری پرورش فرماتا ہے۔ کہ میں خود حیران ہوں۔ اور یہ ثمرہ ہے اسی خدمت کا اور حضرت امیر المومنین کی نیم شبی دعاؤں کا۔ لیکن الحکم کے لئے میں کہتا ہوں۔ اور کہتا رہونگا۔ کہ ظاہری شکل میں بھی اُسے ہر قربانی پر زندہ رکھو۔ اور اس کے لئے مجھ سے جس قربانی کا مطالبہ ہوگا۔ انشاء اللہ میں پیچھے نہ ہٹونگا دکھی دل کی پکار ہے۔ میں اسے کہنا نہ چاہتا تھا۔ مگر خدا تعالےٰ کی کوئی مشیت اسے میرے قلم سے نکلوا رہی ہے۔ جماعت کے جماعتی فرائض میں تو یہ داخل تھا۔ کہ وہ مجھے باہر جانے پر مجبور نہ ہونے دیتی۔ اور میرے مرنے پر نوحہ خوانی اور میری خدمات کے تذکروں کی بجائے وہ مجھے میری محبوب بستی میں رہ کر کام کرنے کے قابل رکھتی۔ آہ! یہ شکوہ کس سے کروں؟ اسی سے کرتا ہوں۔ جو قلب کے حالات کو جانتا ہے۔ میں نے عزم کر لیا تھا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ کو پڑھکر کہ کہیں چلا جاؤں گا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو پہنچاتے ہی گذر جاؤنگا۔ مگر اسی شفیق و قدر دان محسن کے جذبات کو دیکھئے میں نے یہ ارادہ آپ کے ارشاد عام کی تعمیل میں کیا تھا۔ مگر آپ نے فرمایا۔ کہ اس کام سے فارغ ہو کر قادیان آجاؤ۔

یہ جذبات ہیں۔ جو مجھے زندہ اور جوان رکھتے ہیں۔ محسن آقا اپنے غلاموں کو اپنے قدموں سے دور رہنے نہیں دینا چاہتا۔ لیکن جماعت کے بزرگ اس خصوص میں کیا کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے معلوم نہیں۔ مجھے حضور کے اس ارشاد میں اتنی لذت اور راحت ملی۔ کہ اس وقت بھی میرا قلب اس سے سرشار ہو کر فوارہ بنا ہوا ہے۔ اس میں بشارت ہے۔ کہ انشاء اللہ العزیز میں اپنے موجودہ کام کو ختم کر کے قادیان آجاؤنگا۔ یہ زندگی میں ہو یا مرنے کے بعد اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

بہر حال جو لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ الحکم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بازو ہے۔ وہ اسے مضبوطی کے ساتھ ظاہری شکل میں قائم رکھیں۔ بلکہ میں تو یہ چاہتا ہوں۔ کہ بدر بھی زندہ رہے۔ مجھے مکرمی میاں معراج الدین عمر سے گلہ ہے کہ انہوں نے اس کے لئے سعی نہیں کی۔ دوستو! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عصر سعادت کی ان یادگاروں کو ظاہری شکل میں زندہ رکھو۔ خدا تعالےٰ بڑے بڑے فضل کرے گا۔ ورنہ یہ مر تو نہیں سکتے۔ البتہ تم ایک ثواب سے محروم ہو جاؤ گے خدا نہ کرے کہ ایسا ہو۔ آخر میں پھر یہ کہتا ہوں ؎

باں گروہ کہ از ساغرِ وفا مستند
زما پیام رسانید ہر کجا ہستند

موصیوں کے متعلق اعلان

موصیانِ حصہ آمد و جائیداد۔ اپنے حسابات بھیجتے اور خط و کتابت کرتے وقت نمبر وصیت تحریر نہیں فرماتے جس سے بہت دقت پیش آتی ہے اور وقت ضائع ہوتا ہے۔ لہٰذا تمام موصیان آئندہ خط و کتابت میں نمبر وصیت درج فرمایا کریں۔ خصوصاً جو حسابات بھیجیں [illegible]

[illegible] (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

واقعات عالم پر نظر

(۱) ہمارا نام احمدی ہے قادیانی نہیں (۲) سپین پر عذاب الٰہی (۳) انگلستان یہود نوازی سے پرہیز کرے

(الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے)

(۱)

حکومت پنجاب کے بعض کاغذات میں سلسلہ احمدیہ کے آغاز کے وقت احمدیوں کو قادیانی یا مرزائی لکھا گیا تھا۔ اس پر مرکز نے گورنمنٹ کو توجہ دلائی۔ اور حکومت نے فوراً احکام نافذ کر دیئے کہ آئندہ اس جماعت کا سرکاری نام جماعت احمدیہ ہوگا۔ بحث و مباحثہ میں فریق مخالف ہم کو قادیانی مرزائی کہا اور لکھا کرتا ہے۔ مگر جب توجہ دلائی گئی۔ کہ اسکے مقابل حنفی کو کوئی وہابی وفندہ اور اہلحدیث کو نجدی وہابی کہنے و لکھنے کا ہم کو بھی حق ہوگا۔ تو فریق مقابل کو تہذیب سے کام لینے کی سمجھ آ گئی۔ مگر اکثر شرارت اور بعض جگہ عدم واقفیت سے لوگ غلطی میں مبتلا ہیں۔ احمدی جماعت کی جگہ قادیانی بول اور لکھ دیتے ہیں۔ اس غلط فہمی کو غیر مبایعین نے ہم کو قادیانی اور اپنے تئیں احمدی کہہ کر زیادہ کیا ہے۔ نیز گذشتہ سال سے جو لٹریچر انگریزی اور اردو میں اسلام کے خلاف شائع ہوا ہے۔ اس میں ناحق کوش۔ حق پوش افترا پرداز۔ کذب نواز۔ علم دین سے ناآشنا طالب جاہ۔ ہزار ٹرس دائس کے مصداق طرز تحریر میں دھرم بھکشو (آریہ) اور عماد الدین (مسیحی) کے شاگرد مؤلفین نے سلسلہ کی تعلیم کو بگاڑ کر اور حضرت بانیٔ سلسلہ کو تحقیر سے یاد کرتے ہوئے سلسلہ کے اصل نام کو بھی نظر انداز کر دیا ہے۔ اور مذہب سے بے اعتنائی اور اس قماش کے مؤلفین پر تعلیم یافتہ طبقہ کا حسن ظن ہے۔ اور ایسے امور نے جہاں جہاں تصدیق احمد اور ہمارا مذہب اور دوسرا احمدیہ لٹریچر نہیں پہونچا۔ وہاں غلط فہمی کو مضبوط کیا ہے۔ اس لئے ہمارے دوستوں کا فرض ہے کہ لوگوں پر ظاہر کر دیں۔ کہ ہمارا نام احمدی ہے دوسرے ناموں کا استعمال ایک قسم کی تحقیر ہے۔ جو عمداً یہ اہانت کرتا ہے وہ یاد رکھے موٹے حروف سے لکھ لے۔ اللہ فرماتے ہیں واللہ یستھزئ بھم اور خدا نے مسیح موعود کو فرمایا۔ انی مھین من اراد اھانتک

(۲)

ہسپانیہ خطرناک خانہ جنگی میں مبتلا ہے ملک بدر کیتھولک بادشاہ جانشین ظالم فرڈنینڈ ازابلا محرک ظلم پاپائے روم مبتلائے معصیت جرنل مولا و فرینکو احیائے کلیسائے روم کے لئے (اور اس دفعہ مسلمان مور دلسا کی مدد سے جو ۷ ہزار کی تعداد میں) ان باغیان موجودہ حکومت کے ساتھ ہو کر قدیم مسلم اندلوسیہ کے میدان کارزار میں مصروف ہیں۔ اور حکومت ہسپانیہ جو مذہب سے آزاد کیتھولک کلیسا کی دشمن ہے۔ وطن کو روم کی روحانی غلامی سے آزاد رکھنے کے لئے باہمی برسرپیکار ہیں۔ سپین کے مرد و عورت۔ پیر و برنا۔ امیر و فقیر سرمایہ دار و مزدور کی خونریز جنگ جس میں مسلمانوں کے فرضی دجالی مہدی کیطرح دشمن کو پناہ دینے کا جذبہ رحم مفقود ہے نہایت تباہ کن نتائج کے ساتھ لڑ رہے ہیں۔ مذہب کے دشمن اور مذہب کے نادان دوست۔ املاک کی بربادی و تباہی کا تکمیل اور انسانی خون کی ارزانی و فراوانی کا بیوپار کر رہے ہیں۔ جرمنی و اٹلی و پرتگال حکومت کے باغیوں کو برملا مدد دے رہے ہیں۔ فرانس و برطانیہ غیر جانبدار مگر میکسیکو و روس ہمدردی سے خفیہ حکومت سپین کی سرپرستی کر رہے ہیں گرجے برباد۔ پادری ہلاک۔ امرا اسیر و فقیر بے رغمال تیغ جلاد کے نیچے مشق نشانہ بندوق ہو رہے ہیں۔ اس رستخیز اس قیامت اس آتش افشانی آتش باری اس نمونہ حشر میں دو باتیں کسی سبق کی طرف رہنمائی کرتی ہیں۔ الحمرا پر بمباری۔ القصر کی بربادی اس وقت کو یاد دلاتی ہے۔ جب فرڈیننڈ کے مسیحی سپاہی اور پوپ کے پادری راہنما مسلمانوں کی علمی یادگار رصدگاہ پر آلات علم ہیئت کو شیطان کے آلات کہکر تباہ کر رہے تھے۔ اور جب سادہ مسلمانوں نے مسیحی وعدوں پر بھروسہ کر کے کشتیوں کو بھرا۔ اور بحیرۂ روم کی تہ میں قبریں بنالیں۔ آہ۔ اُف۔ اللہ۔ اے خاک اندلس! تو ایک وقت پاک تھی پھر ناپاک کی گئی۔ تجھ پر عذاب آئے۔ مگر وعدہ کا عذاب۔ اب آیا۔ ظالموں کی نسلیں اپنے خون سے تجھے پاک کر رہی ہیں۔ یہ کب ہوا؟ سن اس وقت جب وعدہ الٰہی ما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ ہم عذاب نہیں دیتے جب تک رسول بھیج کر اسے متنبہ نہیں کر لیتے پورا ہو گیا۔

ہم نے انفاسو کو اس کی بادشاہت کے وقت لنڈن میں قرآن پیش کیا۔ اس نے واپس کر دیا۔ اور ہمارے خدا نے اس کا تاج چھین لیا۔ ہم نے ہندوستان میں اس کو اسلام کا پیغام دیا۔ اور یہ واقعہ یاد دلایا۔ وہ چپ رہا۔ یہ تو ایک طرف پر اتمام حجت تھا۔ اب لیجئے دوسری اور تازہ بات۔

احمدی مبلغ بہشت و دوزخ بشارت و انذار لے کر میڈرڈ پہونچا پیغام حق پہونچایا غافل سپین نے نہ سنا۔ چند ہی روز بعد وعدہ کا عذاب آ گیا۔ آسمان کی صداقت پوری ہوئی:

زمیندار جو احمدیوں کو دمشقی اور اندلسی کہتا ہے وہ نوٹ کرے کہ جب قادیان نے دمشق پر چڑھائی کی اور احمدی مبلغ شمس مولد پولوسیت میں پہونچ چکا۔ تو وہاں فرانسیسی گولہ باری ہوئی۔ اور جب قادیان نے اندلس کا رخ کیا۔ اور احمدی مبشر "شریف" میڈرڈ میں پہونچ چکا۔ تو پردہ اٹھا اور موجودہ عذاب کا منظر دنیا کے سامنے آیا مسلمانو! کلام الٰہی کی اس عملی تفسیر سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور مسیح موعود کو مان کر دعائیں کرو۔ تا اللہ تمہاری کھوئی ہوئی عظمت تمہیں دے دے۔ مبارک ہیں وہ جو سپین کے عذاب سے فائدہ اٹھائیں:

(۳)

انگریزی قوم کی خوبیاں ہم نے کبھی نظر انداز نہیں کیں۔ گویا یاجوج ماجوج کے گلڈ ہال میں موجود بتوں نے اور مرکز لنڈن میں باب اللد (Lud Gate) نے ہمیں بہت ڈرایا مگر بانٹن کے محل اور کرسٹل پیلس (Crystal Palace) کی دیواروں پر لا غالب الا اللہ کے نقوش نے دعاؤں پر مجبور کیا۔ اور انگلستان کی محبت ہمارے دل سے باوجود بعض آتش دماغ حکام کی نامسعود سعی کے نہیں نکلی۔ اس لئے ہر مصیبت ہر غلطی پر جو چاہتا ہے۔ کہ بکنگھم پیلس کا تاج بچ رہے۔ اس پر کلمہ طیبہ سایہ اور کوہ نور اضافہ ہوں۔ اس وقت ہمیں فلسطین میں انگلستان کی خطرناک غلطی کا سخت احساس ہے۔ اللہ تعالے قرآن میں فرما چکے ہیں۔ کہ مسیح کے دوست مسیح کے دشمنوں پر غالب رہیں گے۔ یہود دوستی عذاب الٰہی لائے گی۔ عربوں پر فوجی طاقت سے تازہ چڑھائی ہمیشہ سے سازشوں میں مشاق یہود کی وفاداری میں اضافہ نہیں کرے گی۔ مگر مسلمانوں کو بالخصوص عربوں کو انگلستان کا مستقل دشمن بنا دے گی۔ عربوں نے ساڑھے چار ماہ کے مسلسل مقاطعہ سے سٹرائک کا ریکارڈ قائم کیا اپنے تئیں تو برباد کر لیا۔ مگر یہودیوں کو بھی دیگر نقصانات کے علاوہ ۵۲ لاکھ ۵۰ ہزار کی جائداد کا نقصان پہونچایا۔ ان کے ۸ ہزار آدمی بے کار رکھے۔ اور نئے آنے والے آباد کاروں کو سوچنے پر مجبور کیا۔ اور حکومت پر خون کا سودا کر کے اپنی ناراضگی کا دور اظہار کر دیا۔ نئی فوج نے جاتے ہی ۵۰ عربوں کو ہلاک کیا ہے۔ مگر دنیا کے مسلمانوں کے دلوں میں ۵۰ زخم لگا دیئے ہیں۔ ظلم پر اصرار داناؤں کا کام نہیں۔ جس طرح گلیڈسٹون اور لائڈ جارج کی سیاسی غلطیوں کی اصلاح کر کے ترکی سے نیا سلسلہ اتحاد پیدا کیا جا رہا ہے۔ اور کمال اتاترک اور عصمت پاشا انیو کو لنڈن میں بلایا جا رہا ہے۔ اسی طرح وقت ہے کہ یہود نوازی کا خاتمہ کر کے مسٹر بالفور کے غیر منصفانہ اعلان اور فلسطین کی موجودہ پالیسی کو بدل دیا جائے۔ عرب قائدین کو لنڈن بلا کر صلح کی جائے۔ اور یہود منتقل ... کا سب بہتر ہے کہ غضب الٰہی کو تر ... کیا جائے:

تبلیغ بیرون ہند

مشرقی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

کسوموں میں احمدی مبلغ کی صداقت اسلام پر دلچسپ تقریریں

شیخ مبارک احمد صاحب یکم ستمبر کو کسوموں آئے۔ شیخ عبد المجید صاحب سٹیشن ماسٹر و سردار دھونت سنگھ صاحب بیرسٹر کی سعی سے مسٹر Pandiya. پانڈیا صاحب کا سینما تین یوم کے لئے کرایہ پر لیا گیا۔ جمعرات کو پہلی تقریر زیر صدارت N. T. Desai. جو کہ یہاں کے رئیس اور جاگیردار ہیں ہوئی۔ مولوی صاحب کی تقریر پر صدر صاحب نے ریویو کرتے ہوئے کہا۔ بہت سے واعظ یہاں آئے جو ایک دوسرے کے خلاف یا دیگر مذاہب پر حملے کرتے رہے۔ مگر یہ تقریر اپنی نوعیت کی پہلی تقریر ہے۔ جو یہاں کی گئی ہے مولوی صاحب نے فرمایا ہے کہ مذہب انسان نہیں بنا سکتا جس میں ہزاروں خامیاں ہیں۔ اور انسان کے بنائے ہوئے قانون کا عمل صرف انسانی جسم پر ہو سکتا ہے مگر دل پر قابو خدا کا کلام ہی پا سکتا ہے۔ پھر مولانا نے قرآن شریف سے ثابت کیا ہے کہ ہر قوم کے ریفارمر بھیجے گئے۔ اور اس وقت تک جو کتابیں بھیجی گئیں ہیں۔ سب سچی ہیں۔ کرشن جی کو نبی ثابت کر کے جماعت نے بہت عمدہ اضافہ پبلک کی معلومات میں کیا ہے۔ ورنہ ہم اس سے قبل یہی خیال کرتے تھے کہ اسلام کو کسی سابقہ مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔ مولوی صاحب کی تقریر سے تمام حاضرین جن میں ہندو سکھ صاحبان۔ آغا خانی۔ اور پنجابی مسلم شریک تھے۔ بہت متاثر ہوئے۔

پہلی تقریر کا خلاصہ

مولوی صاحب نے بیان کیا کہ مذہب پر چل کر انسان کبھی متعصب۔ ظالم نہیں رہ سکتا۔ مذہب ہر ایک کا سچے دل سے احترام اور تمام بزرگوں کی جو کہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ عزت کرنا سکھلاتا ہے۔ مذہب پر سچائی سے عمل کرنے والا باخدا انسان ہو جاتا ہے۔ مذہب پریم اور محبت اور صلح کی تعلیم دیتا ہے۔ جو لوگ فتنہ و فساد پھیلانے والے ہیں۔ وہ مکار ہیں۔ اور مذہب کی آڑ میں دنیا کو دھوکا دیتے ہیں۔ دراصل ان کا مذہب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

دوسری تقریر

دوسرے روز رات کو صدر جناب سیٹھ رحمت اللہ بھائی قاسم جو کہ بہت بڑے تاجر ہیں۔ تجویز ہوئے۔ جنہوں نے صدارتی تقریر میں کہا۔ مولانا کی جس قدر تعریف جناب Nanda صاحب نے کل کے اجلاس میں کی اس سے زیادہ کہنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں مولوی صاحب ایک جید عالم ہیں۔

تقریر کا خلاصہ

اس کے بعد مولوی صاحب نے "اسلام کیا ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ ہم لوگوں کا مذہب جو کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتے ہیں اسلام ہے۔ جسے دوسرے لوگ محمڈن ازم کہتے ہیں۔ اور یہ ہتک آمیز ہے۔ آج نئی روشنی کے متعصب اور یورپین لوگوں نے بطور استہزاء اسلام کا نام محمڈن ازم رکھا ہوا ہے۔ لیکن اس نام سے ہمیں مخاطب کرنا ہمارے مذہب کے اصل نام اور مفہوم کو تاریکی میں ڈالنا ہے۔ اسلام کیا ہے۔ مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی کرنے اور خدا تعالےٰ کے حکموں کی فرمانبرداری کا نام ہے۔ حضرت کرشن علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت بدھ علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کی توحید پر ایمان رکھتے تھے۔ اس کے حکموں پر چلتے اور مخلوق الٰہی سے ہمدردی رکھتے تھے۔ دیگر مذاہب کے لوگ اسلام پر الزام لگاتے ہیں کہ تلوار کے زور سے پھیلا یہ غلط ہے بلکہ اسلام نے خود حفاظتی کے طور پر لڑائیاں کیں ورنہ کسی شخص کو بذریعہ تلوار مسلمان نہیں کیا گیا جس تلوار کے ذریعے لوگوں کو مسلمان کیا گیا۔ محبت اور پریم کی تلوار تھی۔ اسلام مساوات سکھلاتا ہے۔ گورے۔ کالے۔ امیر۔ غریب سب خدا کی مخلوق ہیں اس لئے ہمیں ہر ایک سے صلح اور محبت سے رہنا چاہیئے۔ حاضرین سے ہال بھرا ہوا تھا۔ آغاخانی۔ گجراتی اور پنجابی۔ ہندو۔ مسلم موجود تھے۔ تقریر کا سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا۔

تیسری تقریر

تیسرے دن Goans Institute. میں جلسہ گاہ تیار کیا گیا۔ لوگ بکثرت آئے۔ اور نہایت تحمل اور سنجیدگی سے تقریر سنتے رہے۔

بابو بھدر سین صاحب کی تقریر

مولوی صاحب کی تقریر سے قبل بابو بھدر سین صاحب المعروف سدیو پردھان آریہ سماج نے بیان کیا کہ اسلام کی تعریف جس رنگ میں امام جماعت احمدیہ اپنے خطبوں میں بیان فرماتے ہیں۔ وہ نہایت ہی مؤثر ہے۔ اور میں خطبات ہمیشہ پڑھ کر بہت حظ اٹھاتا ہوں۔ اور نئے نئے سبق حاصل کرتا ہوں۔ اگر اس تعلیم پر انڈیا کے تمام مسلمان عمل کریں۔ تو ہندوستان میں ایک بھی ہندو باقی نہ رہے۔ میں الفضل کا ہمیشہ مطالعہ کرتا ہوں۔ یہ جماعت دنیا میں کامیاب ہونے والی جماعت ہے۔ ان کا استدلال بہت عمدہ ہوتا ہے۔ جماعت کی تنظیم قابل رشک ہے۔ اخلاقی حالت اور مذہبی جوش ان لوگوں کا قابل تعریف ہے

سردار ہرنام سنگھ صاحب کی تقریر

سردار ہرنام سنگھ صاحب صدر نے جو کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں تقریر کرتے ہوئے کہا مولانا کے پہلے دو لیکچر میں نے سنے ہیں ان کی تقریر نہایت صلح کن۔ اور پریم اور خدا شناسی کے جذبات سے پر ہوتی ہے امید ہے کہ حاضرین پہلے دو دن کی طرح آج بھی غور اور تحمل سے تقریر سنیں گے

احمدی مبلغ کی تقریر

اس کے بعد مولوی صاحب نے تقریر شروع کی۔ اور بیان کیا کہ خدا تعالےٰ کی ابتداء سے سنت چلی آتی ہے۔ کہ جب دنیا میں روحانی بیماری پھیل جاتی ہے۔ تو اس وقت اللہ تعالےٰ ایک ایسا کامل ڈاکٹر بھیجتا ہے۔ جو مرض کی تشخیص کر کے طبائع کے مطابق نسخے لکھتا ہے۔ جیسے پہلے انبیاء اور اوتار آتے رہے ہیں۔ اور لوگوں کو روحانی بیماری سے نجات دینے کے لئے خدا تعالےٰ کا کلام سناتے رہے ہیں۔ اس زمانہ میں بھی روحانی مریضوں کے علاج کے لئے حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود ہو کر تشریف لائے۔ آپ نے ہر مذہب کے لوگوں کے سامنے قرآن مجید پیش کیا۔ اور بتایا کہ اس میں ہر ایک مرض کا علاج موجود ہے۔ آپ کی کتابیں قرآن مجید کی تشریح ہیں۔ کیونکہ ڈاکٹر کے بغیر حکمت کی کتابوں سے عمل سیکھنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اس کے بعد مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے ثبوت میں کئی دلائل پیش کئے۔ اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہر مذہب و ملت کے تعلیم یافتہ لوگوں نے تقریریں بہت پسند کیں۔ ۱۰ ستمبر کو مولوی صاحب واپس کمپالہ چلے گئے۔

خاکسار:۔ محمد عمر خان

ضروری اعلان

ایک صاحب سراج الدین ولد احمد دین قوم دینس ساکن سشہباز پور ڈاکخانہ چوپالہ ضلع گجرات موصی تھے عرصہ سے فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے متعلق یہ معلوم کرنا ضروری ہے۔ کہ ان کا کوئی وارث ہے یا نہیں؟ اگر کسی صاحب کو ان کے ورثا کے ہونے یا نہ ہونے کا علم ہو۔ تو وہ براہ مہربانی اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ مولوی سراج الدین صاحب مرحوم چک ۱۸ R/14 ستگو کا ڈاکخانہ کھیانہ ضلع منٹگمری میں بطور مدرس کام کرتے رہے ہیں۔

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

احمدیہ ہوسٹل لاہور کے لئے سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت

احمدیہ ہوسٹل لاہور کے لئے سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت ہے۔ اس آسامی کے لئے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ۴۵ روپے ماہوار الاؤنس مقرر ہے۔ خواہشمند احباب اپنے حلقہ کے امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ جلد تر نظارت تعلیم و تربیت قادیان میں اپنی درخواستیں بھجوائیں۔ درخواستوں میں مندرجہ ذیل امور کو واضح کرنا ضروری ہوگا:۔ (۱) امیدوار کی عمر۔ (۲) امیدوار کی تعلیمی قابلیت (۳) تعلیمی یا تربیتی اداروں کا سابقہ تجربہ (۴) تاریخ بیعت سلسلہ احمدیہ (۵) آیا پورا وقت احمدیہ ہوسٹل میں لگانے کے لئے تیار ہیں۔ یا کہ کسی دوسرے کام میں وقت دیتے ہوئے صرف زائد وقت دے سکتے ہیں (۶) کوئی دفتری تجربہ ہے یا نہیں۔ (۷) قرآن شریف اور کتب سلسلہ کا کہاں تک مطالعہ ہے (۸) آیا کوئی شخصی ضمانت دے سکتے ہیں؟ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

درختوں کی نیلامی

(۱) جامعہ احمدیہ قادیان اور بورڈنگ ہائی سکول کی درمیانی سڑک پر ۷-۸ عدد درختان شیشم خشک ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو ۸ بجے دن کے منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان نیلام کریں گے۔ ان درختانِ شیشم میں سے جلانے کی لکڑی کے علاوہ کارآمد لکڑی بھی نکل سکتی ہے۔ جس کے صندوق۔ چارپائیاں میزیں اور کرسیاں نیز عمارتوں کے لئے شہتیر بالے بھی نکل سکتے ہیں۔

(۲) قادیان میں اڈہ خانہ اور ہوزری کی سڑک کے درمیان دو عدد بڑ اور ایک درخت پیپل بھی اسی تاریخ کو بعد فراغت نیلام مذکور نیلام کئے جائیں گے۔ ان بوڑھوں اور پیپل میں بھی علاوہ جلانے کی لکڑی کے کارآمد لکڑی نکل سکتی ہے۔ نیز ان ہر سہ درختوں پر کئی سو من لکڑی ہے۔ خریدنے والے اصحاب تاریخ اور وقت مقررہ پر پہنچ کر بولی دیں۔ خاتمہ بولی پر پہلے حصہ زر نیلام فوراً وصول کیا جائے گا۔ اور بقیہ رقم آخری منظوری دینے پر نقد وصول کی جائے گی۔

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

ڈیک کمیٹی کا وفد

ڈیک کمیٹی ضلع سیالکوٹ کا ایک وفد جو علاقہ کے دکلا فوجی افسران کمیٹی کے عہدیداران اور ممبران منتظم کمیٹی پر مشتمل ہوگا۔ ۱۵ اکتوبر کو آنریبل وزیر مال سے ملاقات کرے گا۔ وفد کا مقصد علاقہ دوکانڈھی کی جملہ تکالیف حقوق۔ آبپاشی متعلقہ ڈیک اور سکیم پختہ بند جو محکمہ انہار کی معرفت مرتب ہو کر گورنمنٹ پنجاب کو بھیجی گئی ہے پر تبادلہ خیالات کرنا ہے۔ قریشی نیاز احمد اختر سکرٹری ڈیک کمیٹی

اطلاعنامہ بابت تاریخ مقرر برائے تصفیہ اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱ قاعدہ ۶۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

بعدالت جناب سب جج صاحب بہادر چکوال

مقدمہ نمبر ۱۴۰ بابت ۱۹۳۶ء

رام لبھایا ولد بھاکرہ اس سکنہ تلہ گنگ ۔ ڈگریدار

بنام

فتح شیر ولد حیات مراسی سکنہ جبھائلہ تحصیل تلہ گنگ مدیون ڈگری

چونکہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں ڈگریدار نے واسطے نیلام مکان کے درخواست گزرانی ہے۔ لہذا تم کو بذریعہ تحریر ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ تاریخ ۲۰ ۱/۳۶ واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۲ ماہ اکتوبر ۱۹۳۶ء بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا:

دستخط حاکم (مہر عدالت)

گمشدہ کی تلاش

میرا بھائی سلطان احمد عدم پتہ ہے۔ اگر کسی بھائی کو مل جائے۔ تو اس کو میرے پاس مندرجہ ذیل پتہ پر پہونچا دیں۔ یا بذریعہ تار خبر دیں خرچ ادا کر دوں گا۔ رنگ گندمی عمر ۱۶ برس قد درمیانہ ناخواندہ بدن میں خاکی زین کی نکر سر اور پاؤں سے برہنہ۔ خاکسار محمود احمد احمدی

میونڈر راجندر ہسپتال پٹیالہ

انسپکٹران بیت المال کا دورہ

مندرجہ ذیل انسپکٹران بیت المال اپنے اپنے حلقہ میں دورے کے لئے روانہ ہوگئے ہیں۔ مقامی جماعتیں ان کے کام میں تعاون کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔

(۱) حکیم فیروز الدین صاحب حلقہ ضلع سیالکوٹ وامرتسر

(۲) سید محمد علی شاہ صاحب ضلع جالندھر لدھیانہ۔ شیخوپورہ۔ ریاست نابھہ۔ پٹیالہ جیند۔ مالیرکوٹلہ وغیرہ (۳) قریشی امیر احمد صاحب ضلع لاہور۔ جھنگ۔ گوجرانوالہ

(ناظر بیت المال قادیان)

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

پیرس ۴ اکتوبر۔ باغیوں نے اپنے ریڈیو سٹیشن سے اعلان کیا ہے کہ جمعہ کی رات کو میڈرڈ پر باغیوں کے ہوائی جہازوں نے بمباری کی۔ جس سے ایک سو اشخاص ہلاک ہوئے حکومت کی بم ساز فیکٹری بالکل تباہ ہو گئی۔

میڈرڈ ۴ اکتوبر۔ حکومت ہسپانیہ نے سونا باہر بھیجنے کی ممانعت کر دی ہے اور ہسپانوی باشندوں کو حکم دیا ہے کہ تمام سونا ایک ہفتہ کے اندر ہسپانوی بنک کے حوالے کر دیں۔

ٹوکیو ۴ اکتوبر۔ شنگھائی سے آمدہ اس اطلاع پر کہ چین اور جاپان کی گفت و شنید میں ایک سنگِ گراں حائل ہو گیا۔ جنرل چیانگ کیشک طیارہ کے ذریعہ نانکن پہنچ رہا ہے۔ تاکہ جاپانی سفیروں کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے۔ چیانگ کیشک نے اس بات کا اظہار کیا ہے۔ کہ چین اور جاپان کے تعلقات از سر نو خوشگوار ہونے چاہئیں اعلان کیا گیا ہے کہ جاپان کے متعلق چینی رویہ کی وضاحت سے خوشگوار فضا پیدا ہو رہی ہے۔

عدیس آبابا (بذریعہ ڈاک) عدیس آبابا میں حبشیوں کے ساتھ اچھوتوں کا سا سلوک کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ انہیں شہر کے مرکزی علاقوں سے نکال کر دریائے اکاکی کے دوسرے کنارے پر آباد ہو جانے کا حکم دیا گیا ہے یہ سب اس لئے کیا گیا ہے کہ عدیس آبابا کو سفید فام اطالویوں کی خالص نو آبادی میں منتقل کر دیا جائے۔ اور اصلی باشندوں کو وہاں سے دور رکھا جائے۔

بیت المقدس ۴ اکتوبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایک روڈ پر دو برطانوی افسروں پر ایک جگہ سے گولیاں برسائی گئیں

بمبئی ۴ اکتوبر۔ گذشتہ ہفتہ میں ۲۵ لاکھ ۱۷ ہزار ۴۸۷ روپے کا سونا یورپ اور امریکہ کو بھیجا گیا۔ جب سے حکومت انگلستان نے طلائی معیار کو ترک کیا ہے۔ ۲ ارب ۸۴ کروڑ ۳۹ لاکھ ۹۱ ہزار ۸۴۲ روپے کا سونا بمبئی سے جا چکا ہے۔

لاہور ۴ اکتوبر۔ آج سر سکندر حیات خان کے زیر صدارت نواب صاحب اوف ممدوٹ کی اقامت گاہ میں یونینسٹ پارٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں پنجاب کے تمام اضلاع کے مندوبین شریک تھے سر سکندر حیات خان نے حاضرین کو متحد و منظم اقدامات کی تلقین کی۔ آخر میں مندرجہ ذیل دو ریزولیوشن منظور کئے گئے (۱) امیدواروں کے انتخاب اور بشرط ضرورت متخاصم امیدواروں کے تصفیہ کے لئے انتخابی بورڈ قائم کیا جائے۔ (۲) پارٹی کے لیڈر کو اختیار دیا جائے کہ بورڈ کے ارکان کو نامزد کرے

لاہور ۴ اکتوبر۔ شنبہ کے روز گورنمنٹ کالج لاہور میں میاں سر فضل حسین کی یادگار میں ڈاکٹر ڈینکلف پرنسپل کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں سر سکندر حیات خان نے میاں سر فضل حسین کی یاد میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ میاں صاحب فرقہ پرست یا تنگ دل سیاستدان نہ تھے۔ وہ ایسے وسیع القلب اور مدبر شخص تھے جن کی زندگی پسماندہ طبقات یا اشخاص کی ترقیع کے لئے وقف رہی ہے۔ گو مسلمان کئی دفعہ میاں صاحب سے امداد لینے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ لیکن یہ امداد بعینہ اس قسم کی تھی۔ جس طرح کہ میاں صاحب دوسری قوموں کو امداد دیا کرتے تھے۔ میاں صاحب نے پنجاب میں تعلیمی اصلاحات رائج کر کے پنجاب پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ آپ سے پیشتر صوبہ پنجاب تعلیمی حیثیت سے بہت پیچھے تھا۔ لیکن آپ نے پنجاب کے لئے ترقی کا ایک اہم موقع پیدا کر دیا۔ تقریر کے خاتمہ پر میاں صاحب کے اعزاز میں حاضرین اجلاس چند سیکنڈ خاموشی سے کھڑے رہے۔

بارسیلونا ۴ اکتوبر۔ بارسیلونا میں ابھی تک کشت و خون کا بازار گرم ہے۔ اس وقت ایک ہزار اشخاص قتل ہو چکے ہیں۔ مختلف شہروں کے کلیساؤں پر کمیونسٹوں کا قبضہ ہے اور انہوں نے وہاں بارود اور اسلحہ رکھا ہوا ہے۔ پیرس کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ خانتربیا میں عیسائیوں کی ایک بستی پر کمیونسٹوں نے حملہ کر دیا۔ اور ڈیڑھ سو عیسائیوں کو گرفتار کر کے انہیں گولی سے اڑا دیا۔

لزبن ۴ اکتوبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ باغی افواج نے میڈرڈ پر دھاوا بول دیا ہے۔ اگرچہ سرکاری افواج شہر کی حفاظت کر رہی ہیں۔ مگر شہر خالی ہو گیا۔ اور لوگ اپنی جانوں کے بچانے کے لئے بھاگ گئے ہیں۔ بمباری سے شہر کی بیشتر عمارتیں تباہ ہو چکی ہیں۔

پیرس ۴ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اگر ہسپانیہ کی موجودہ حکومت کو خطرہ لاحق ہوا۔ تو اس صورت میں حکومت فرانس اس کی مدد کرے گی۔ لیکن دوسری طرف یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر فرانس نے حکومت ہسپانیہ کی مدد کی۔ تو اٹلی اور جرمنی کھلم کھلا باغیوں کی مدد کریں گے۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) بارسیلونا کی پولیس نے کئی غیر ملکی جاسوسوں کو گرفتار کر کے ان سے مطبوعہ اشتہارات برآمد کئے ہیں۔ ان اشتہاروں میں جو تمام جرمنی میں طبع کئے گئے ہیں۔ مسلمانان مراکش کو بالخصوص اور مسلمانانِ عالم کو بالعموم مخاطب کر کے ان پر واضح کیا گیا ہے۔ کہ جرمنی جس طرح یہودیوں کا دشمن ہے۔ اسی طرح عالم اسلام کی ترقی کا خواہاں ہے۔ ان اشتہاروں میں مسلمانوں سے التماس کی گئی ہے کہ جرمنی کی طرح یہودیوں کو اپنے اپنے ملک سے نکال دیں تاکہ عالم انسانیت کے یہ دشمن ان کے پاس نہ رہنے چاہئیں۔

پانڈیچری ۴ اکتوبر۔ شہر میں یہ افواہ گشت لگا رہی ہے۔ کہ فرانسیسی کابینہ کا ایک رکن پانڈیچری کے مزدوروں کی شکایات کے سلسلہ میں پانڈیچری آ رہا ہے

لنڈن ۴ اکتوبر۔ سر سٹیفورڈ کرپس سوشلسٹ لیڈر نے لیڈز کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اگر ہمیں جنگ میں حصہ لینا پڑا۔ تو مجھے امید ہے کہ اس ملک کے مزدور انقلاب کے لئے اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے

بمبئی ۴ اکتوبر۔ بمبئی کارپوریشن کے ایک ہندو رکن نے ایک قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ حکومت سے درخواست کی جائے کہ وہ کوئی ایسا قانون بنائے۔ کہ صوبہ بمبئی کی میونسپلٹیوں کو ایسے قواعد بنانے کا اختیار حاصل ہو جائے جس کے ذریعہ وہ اپنی حدود کے اندر ذبیحہ گاؤ کو روک سکیں۔

کلکتہ ۴ اکتوبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے اس امر کی کوشش کی کہ وہ سبھاش چندر بوس سے ملاقات کر سکیں۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے ملاقات کی اجازت نہیں دی

روما ۴ اکتوبر۔ برطانیہ اور اٹلی میں تجارتی معاہدہ کے لئے جو گفت و شنید ہو رہی تھی وہ ختم ہو گئی ہے برطانیہ کی طرف سے جو شرائط پیش کی گئیں۔ مسولینی نے انہیں منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

پیرس ۴ اکتوبر۔ حکومت فرانس کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ فرانس اسلحہ کی ایجادی اور فوجی قوت کے استحکام کے لئے زبردست قدم اٹھائے گا۔ اس مقصد کے پیش نظر حکومت کی طرف سے ۸ کروڑ پونڈ کی رقم منظور کی گئی ہے

برلن ۴ اکتوبر۔ نورمبرگ کے ایک عظیم الشان اجتماع میں ہٹلر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر سائبیریا کا میدان اور روس کے دیگر زرخیز علاقے جرمنی کے قبضہ میں آ جائیں۔ تو اس سے جرمنی دنیا کا سب سے بڑا ملک بن سکتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ روس کا علاقہ ہمارے ملک سے اٹھارہ گنا بڑا ہے۔ لیکن بالشوزم روسیوں کو مطمئن نہیں کر سکتا اور نہ ان کی بھوک کو مٹا سکتا ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ روسیوں کو بالشوزم کے پنجہ سے چھڑائیں۔ تا روس جرمنی کی سلطنت کا ایک حصہ بن جائے۔ میں دنیا میں ایک زبردست نازی حکومت دیکھنا چاہتا ہوں

لاہور ۴ اکتوبر۔ سر سکندر حیات خان پنجاب کی سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں نیز اپنی جماعت کے لیڈروں سے ملاقات کرنے میں مصروف ہیں معلوم ہوا ہے انہیں مجموعی طور پر صوبہ بھر میں اپنی پارٹی کی کامیابی کی کامل توقع ہے۔ پارٹی مذکور کے ہیڈ کوارٹرز میں موصول شدہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ یونینسٹ پارٹی کی امداد و معاونت کے لئے ہر طرف ہاتھ بڑھایا جا رہا ہے اور شہروں اور دیہاتی علاقوں میں پارٹی ...

اشتہار

دربارہ ٹھیکہ گورونانک کاٹن فیکٹری ننکانہ صاحب بابت سال ۳۷-۱۹۳۶ء

گورونانک کاٹن فیکٹری ننکانہ صاحب کا ٹھیکہ بابت ۳۷-۱۹۳۶ء دیا جاتا ہے۔ اس فیکٹری کے ½ حصہ کے مالک گورونانک ودّیا بھنڈار ٹرسٹ اور ½ کے مالک میسرز حویلی شاہ سرداری لعل چوپڑہ رئیسان ڈنگہ ہیں۔ باہمی رضامندی فریقین سے یہ اشتہار شائع کیا جاتا ہے۔ کہ جس کسی صاحب کو ٹھیکہ لینا منظور ہو وہ یا تو اپنا ٹینڈر سر بمہر بمعہ چیک پانچ سو روپیہ بطور بیعانہ ۸ اکتوبر ۱۹۳۶ء سے پہلے حسب ذیل پتہ پر بھیج دیویں۔ یا موقعہ پر ½۱۱ کو بولی دیویں۔ موقعہ پر ودّیا بھنڈار ٹرسٹ اور نابالغان کے مختار عام مقام ننکانہ صاحب موجود ہونگے۔ اور ہر دو فریقین کے کارندوں کی باہمی رضامندی سے ٹھیکہ دیا جاویگا۔ اس فیکٹری میں علاوہ جننگ کے اور پریس کے چھوٹے کی مشینیں بھی ہیں۔ اور چالو حالت میں ہیں ؂

حسب الحکم خواجہ نذیر احمد صاحب سپیشل آفیشل ریسیور پنجاب و دہلی نمبر ۱۱ ایبٹ روڈ لاہور

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی